صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعرات 20۔ اگست 2015ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعرات 20۔اگست 2015ء 4 ذیقعد 1436 ہجری 20 ظہور 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 189

ارشادات عالیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

’’جزائے اعمال کا (دینی) فلسفہ بتادیا گیا کہ (دینی) فلسفہ یہ نہیں کہ اگر کسی کے پاس زیادہ سامان ہوں گے اور اُسے زیادہ ثواب ملے گا بلکہ اگر کوئی شخص اپنی طاقت اور ہمت کے مطابق قربانی کا حق ادا کر دیتا ہے تو وہ ثواب میں اُس شخص سے یقیناً بڑھ جائے گا جس نے گو بظاہر اس سے زیادہ قربانی کی مگر اپنی طاقت سے کم حصہ لیا۔ مثلاً اگر کسی شخص کے پاس دس لاکھ روپیہ ہے اور وہ اُس میں سے دس ہزار روپیہ خدا کی راہ میں دے دیتا ہے اور دوسرے شخص کے پاس صرف سو روپیہ تھا مگر اُس نے سو کا سو روپیہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دیا تو ایک سو روپیہ خرچ کرنے والا دس ہزار روپیہ چندہ دینے والے سے زیادہ ثواب حاصل کرے گا کیونکہ اس نے اپنی ساری پونجی خدا تعالیٰ کی راہ میں لٹا دی لیکن دس لاکھ والے نے اپنی ساری پونجی خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کی بلکہ اُس کا سواں حصہ خرچ کیا۔ پس وہ دس ہزار روپیہ خرچ کرنے کے باوجود ثواب میں اُس شخص سے بہت کم رہے گا جس نے سو روپیہ خرچ کیا ہے۔ اُس کی ایک موٹی مثال موجود ہے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ مال میں حضرت عثمانؓ سے بہت کم تھے۔ حضرت عثمانؓ نے صرف ایک غزوہ کے موقع پر اتنا چندہ دے دیا تھا کہ شائد ابوبکرؓ کو سالوں میں بھی مجموعی طور پر اتنا چندہ دینے کا موقع نہیں ملا ہوگا۔ مگر باوجود اس کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خدمات میں حضرت ابوبکرؓ کی تعریف حضرت عثمانؓ سے زیادہ کی ہے، اس کی وجہ درحقیقت یہی ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے بعض دفعہ اپنا سارا مال خدا تعالیٰ کی راہ میں دے دیا تھا لیکن حضرت عثمانؓ کے متعلق یہ بات ثابت نہیں۔ حضرت عمرؓ کے متعلق آتا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ ایک دفعہ میں نے ارادہ کیا کہ اب کی دفعہ صدقہ خیرات میں ابوبکر سے بڑھ جاؤں۔ اُن کا اندازہ یہ تھا کہ حضرت ابوبکرؓ نے زیادہ سے زیادہ ایک وقت میں جو چندہ دیا ہے وہ نصف مال سے کم ہے چنانچہ حضرت عمرؓ نے فیصلہ کیا میں اب کی دفعہ اپنا نصف مال دے دوں گا اور ابوبکرؓ سے بڑھ جاؤں گا۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں۔ میں مال سے لدا پھندا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں پہنچا اور میں اپنے دل میں بہت خوش تھا کہ آج ابوبکر سے ضرور بڑھ جاؤں گا۔ جب میں وہاں پہنچا تو ابوبکر پہلے ہی کھڑے تھے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں یہ کہہ رہے تھے کہ ابوبکر تم نے اپنے گھر میں بھی کچھ چھوڑا؟ اور ابوبکر اس کے جواب میں یہ کہہ رہے تھے کہ یا رسول اللہ! اللہ اور اس کے رسول کا نام چھوڑا ہے۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں جب میں نے یہ بات سنی تو میں نے اپنے دل میں سمجھ لیا کہ اُس شخص سے بڑھنا ناممکن ہے۔ اب دیکھو جہاں تک مال کا سوال ہے عثمانؓ زیادہ مال دار تھے، جہاں تک رقموں کا سوال ہے جو رقمیں حضرت عثمانؓ نے دیں ابوبکرؓ نے نہیں دیں مگر باوجود اس کے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ابوبکرؓ کی تعریف کرتے ہیں عثمانؓ کی اتنی تعریف نہیں کرتے۔...... پس یہاں جزاءِ اعمال کا (دینی) فلسفہ بیان کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے۔ جزاءِ اعمال کے متعلق (دینی) مسئلہ یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ یہ دیکھتا ہے کہ کمیت کیا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ یہ دیکھتا ہے کہ جو کچھ دیا گیا ہے وہ دینے والے کی قربانی کے مقابلہ میں کیا نسبت رکھتا ہے۔ اگر دی ہوئی چیز بہت چھوٹی سی ہے مگر تمام حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے اُس میں ساری طاقت اتنی ہی تھی تو وہ اُس شخص سے بڑھ جائے گا جس نے اُس سے زیادہ دیا مگر وہ قربانی کی طاقت زیادہ رکھتا تھا۔‘‘

(تفسیر کبیر جلد 9 صفحہ 400-401)

انفاق کے آداب

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کی وصولی کے بارہ میں فرمایا:۔

(تشریحی ترجمہ) نہ تو یہ ہونا چاہئے کہ زکوٰۃ وصول کرنے والا افسر لوگوں کو تنگ کرے یعنی خود ایک جگہ بیٹھا رہے اور لوگوں کو مجبور کرے کہ وہ اپنے مالوں کو لے کر اس کے پاس پہنچیں۔ بلکہ اسے خود ان کی جگہوں پر جانا چاہئے اور دوسری طرف یہ بھی نہیں ہونا چاہئے کہ زکوٰۃ دینے والے لوگ دیر کرنے یا افسروں کو تکلیف میں ڈالنے کے خیال سے اپنے مالوں کو لے کر دور دراز علاقوں میں نکل جائیں کیونکہ اس طرح غرباء تک ان کا حق پہنچنے میں ناواجب توقف کا رستہ کھلتا ہے۔

(ابوداؤد کتاب الزکوٰۃ باب این تصدق الاموال حدیث نمبر:1357)

ساری جماعت کو فکر کرنی چاہیے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں۔

’’آپ کیلئے ضروری ہے کہ قرآن کریم کو خود بھی سمجھیں اور اس پر عمل کریں اور اپنے بچوں اور دوسرے لوگوں کو بھی جن کی ذمہ داری آپ پر ہے قرآن کریم پڑھائیں۔ اور ان کو اس قابل بنا دیں کہ وہ قرآن کریم کے معانی سمجھ سکیں۔ اور ان کی تربیت اس رنگ میں کریں کہ جب بھی قرآن کریم کی آواز اِن کے کانوں میں پڑے تو دنیا کی کوئی طاقت اس پر لبیک کہنے سے انہیں نہ روک سکے‘‘۔

(الفضل 19 فروری 1966ء)

’’میں تو سمجھتا ہوں کہ اگر جماعت کا ایک بچہ بھی قرآن کریم پڑھنا نہیں جانتا تو ساری جماعت کو اپنی فکر کرنی چاہئے جب تک وہ بچہ قرآن کریم ناظرہ نہ جان لے‘‘۔

(الفضل 6 مارچ 1966ء)

دو نفلوں کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 3 دسمبر 2010ء کے خطبہ جمعہ میں احمدی احباب کو روزانہ دو نوافل ادا کرنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

پس ان حالات میں دنیا بھر کی جماعتوں کے تمام افراد کو میں خاص طور پر اپنے مظلوم اور تکلیف اور مشکلات میں گرفتار بھائیوں کے لئے دعاؤں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کم از کم دو نفل روزانہ صرف ان لوگوں کیلئے ہر احمدی ادا کرے جو احمدیت کی وجہ سے کسی بھی قسم کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ جو ظالمانہ قوانین کی وجہ سے اپنی شہری اور مذہبی آزادیوں سے محروم کر دیئے گئے ہیں۔ اسی طرح جماعتی ترقی کے لئے بھی خاص طور پر دعائیں کریں۔ پس اگر ہر احمدی اپنے دل کی بے چینی کو خدا تعالیٰ کے حضور پہلے سے بڑھ کر پیش کرے گا تو خود مشاہدہ کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر اس پر کس طرح پڑ رہی ہے پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ ان کو اپنے حصار میں لے لے گا۔

(روزنامہ الفضل 18 جنوری 2011ء)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوال وجواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

خطبہ جمعہ 17 جولائی 2015ء

س: خطبہ کے آغاز میں کس حصہ کی تلاوت کی گئی؟

ج: ''اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب جمعہ کے دن کے ایک حصہ میں نماز کے لئے بلایا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف جلدی کرتے ہوئے بڑھا کرو اور تجارت چھوڑ دیا کرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔ پس جب نماز ادا کی جا چکی ہو تو زمین میں منتشر ہو جاؤ اور اللہ کے فضل میں سے کچھ تلاش کرو اور اللہ کو بکثرت یاد کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔'' (جمعہ: 10، 11)

س: حضور انور نے رمضان کے اختتام پر احباب جماعت کو کون سی دعا اور کوشش کرنے کی طرف ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! یہ دعا اور کوشش ہونی چاہئے کہ یہ فیض یہ برکات یہ نئے روحانی تجربات ہماری زندگیوں کا حصہ بن جائیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف بڑھنے والے ہمارے قدم اب یہاں رک نہ جائیں بلکہ ہمیشہ بڑھتے رہنے والے قدم ہوں اور ہر قدم بیشمار برکات کو سمیٹنے والا قدم ہو۔

س: حضور انور نے رمضان کے آخری جمعہ کے حوالہ سے کیا نصیحت بیان فرمائی؟

ج: فرمایا! آج رمضان کا آخری جمعہ بھی ہے۔ ہم میں سے اکثریت تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے اہتمام کے ساتھ جمعہ پڑھنے والی ہے لیکن بہت سے ایسے بھی ہوں گے جو آج رمضان کے اس آخری جمعہ کو بڑی اہمیت دیتے ہیں اور اہمیت دے رہے ہوں گے دنیا میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب جماعتیں بڑی پھیل چکی ہیں مختلف طبقات سے لوگ احمدیت میں شامل ہو رہے ہیں پرانی تربیت کا اثر بھی ہے ان پہ اور بعض ایسے بھی ہوں گے جو عموماً سارا سال جمعہ کو اتنی اہمیت نہیں دیتے لیکن رمضان کے آخری جمعہ کو بڑی اہمیت دیتے ہیں اور عام تصور کی وجہ سے سمجھتے ہیں کہ اس جمعہ میں شامل ہونا جو جمعۃ الوداع کے نام سے مشہور ہے انہیں گزشتہ سال کی تمام برائیوں اور کمزوریوں سے نجات دلانے والا ہوگا اور تمام سال کی عبادتوں کا حق اب شاید اس جمعہ میں شامل ہونے سے ادا ہو جائے گا۔ پس ایسے لوگ چاہے چند ہی ہوں میں انہیں یہ یاد کروانا چاہتا ہوں کہ اس جمعہ میں شامل ہونے سے ہماری زندگی کے مقصد کا حق ادا نہیں ہو جاتا۔ اللہ تعالیٰ کے کلام سے یا آنحضرت ﷺ کے ارشادات سے یہ بات ثابت ہے کہ رمضان کا صرف آخری جمعہ پڑھ لینا نجات کا ذریعہ نہیں بن جاتا۔

س: نوجوانوں کو جمعۃ الوداع کے موقع پر کیا عہد کرنا چاہئے؟

ج: فرمایا! ہمارے نوجوانوں کو بھی اور ہم میں سے جمعہ کی ادائیگی کے بارے میں سستی کرنے والوں کو بھی یہ یاد رکھنا چاہئے کہ جماعت احمدیہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی تعلیم کے مطابق جمعۃ الوداع کا نہ کوئی تصور ہے نہ کوئی ہونا چاہئے۔ ہاں اگر آج جمعہ میں اہتمام سے شامل ہونے والے کے دل میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے یا یہ خیال آ جاتا ہے کہ آج سے میں عہد کرتا ہوں کہ اپنی کمزوری کو دور کروں گا جو جمعوں میں نہ شامل ہونے کی وجہ سے مجھ سے ہوتی رہی اور آئندہ ہمیشہ جمعوں پر خاص اہتمام سے شامل ہوں گا تو یقیناً پھر اس جمعہ کی اہمیت ہے بلکہ اس دن کی اہمیت ہے اور صرف جمعہ ہی اس کیلئے بابرکت نہیں بلکہ اس پاک تبدیلی کی وجہ سے ایسے شخص کیلئے یہ لمحہ جس میں اس کے اندر پاک تبدیلی پیدا ہوئی اور اس کا خیال آیا اور ایک پکا ارادہ دل میں پیدا کر دیا اس خیال نے کہ میں اللہ تعالیٰ کے احکامات کو اب اہمیت دوں گا ان پر قائم رہوں گا تو پھر اس کیلئے یہ دن اور یہ لمحہ لیلۃ القدر بن جائے گا۔

س: حضور انور نے نماز جمعہ کی اہمیت کی بابت کیا بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! ہر جمعہ بہت اہم ہے۔ اس لئے اگر تم مؤمن ہو اگر تم ایمان لانے کا دعویٰ کرتے ہو تو پھر جمعہ کا خاص دن جو تمہارے لئے عام دنوں سے بڑھ کر ہے اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے مخصوص کیا گیا ہے خاص طور پر اس میں اپنے کاروبار اپنی تجارتیں اپنی مصروفیات چھوڑ کر شامل ہوں۔ ایمان کے لئے جمعہ کی ادائیگی ضروری شرط ہے۔ پس بغیر عذر کے نہ شامل ہونے والے کو اپنے ایمان کی حالت کی بھی فکر کرنی چاہئے۔ ان لوگوں کو بھی سوچنا چاہئے جو جمعہ پر دیر سے آتے ہیں۔ اپنے کاموں کو اگر سمیٹنا ہے تو وقت سے پہلے سمیٹیں۔

س: حدیث کے حوالہ سے نماز جمعہ پر پہلے آنے والے کی اہمیت بیان کریں۔

ج: آنحضرت ﷺ نے جمعہ پر پہلے آنے والے کو بڑے ثواب کا مستحق ٹھہرایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ کے دن بیت الذکر کے ہر دروازے پر فرشتے کھڑے ہو جاتے ہیں اور وہ بیت الذکر میں پہلے آنے والے کو پہلا لکھتے ہیں اور اسی طرح بیت الذکر میں آنے والوں کی فہرست تیار کرتے جاتے ہیں یہاں تک کہ امام اپنا خطبہ دے کر خطبہ ختم کر لیتا ہے تو وہ فرشتے اپنے رجسٹر بند کر لیتے ہیں۔

س: مسلسل تین نماز جمعہ چھوڑنے پر کیا نقصان ہوتا ہے؟

ج: فرمایا! آنحضرت ﷺ نے جمعہ کو اہمیت نہ دینے والوں کو بڑی تنبیہ فرمائی ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے جان بوجھ کر تین جمعے چھوڑ دیئے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر کر دیتا ہے۔ پس اس اہمیت کو ہم سب کو اپنے پیش نظر رکھنا چاہئے۔ نہ ہی قرآن کریم میں خدا تعالیٰ نے نہ ہی آنحضرت ﷺ نے کہیں یہ ارشاد فرمایا ہے کہ رمضان کا آخری جمعہ بہت اہمیت کا حامل ہے بلکہ تمام جمعوں کو ہی اہم بتایا ہے بلکہ ایک حدیث ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مومنو! جمعہ کے دن کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے عید بنایا ہے پس اس روز خاص اہتمام سے نہا دھو کر تیار ہوا کرو۔ پس یہ اہمیت ہے ہر جمعہ کی جو ہم سے تقاضا کرتی ہے کہ ہر جمعہ کو ہی اہتمام کریں کہ تمام مصروفیات کو ہم ترک کریں تمام کاموں اور کاروباروں سے وقفہ لیں اور بیت الذکر میں نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے آئیں۔ جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے کس طرح کھول کر اس کی اہمیت بیان فرمائی ہے پس یہ بات ثابت کرتی ہے کہ مؤمن کے ایمان کے معیار کو اونچا کرنے کیلئے ہر مؤمن پر جمعہ کی ادائیگی فرض ہے اور صرف یہی نہیں بلکہ اس کا منفی پہلو اور انذار بھی بیان فرما دیا کہ جان بوجھ کر نماز جمعہ چھوڑنے والے کا دل نیکیوں کے بجالانے کیلئے بالکل بند ہو جاتا ہے۔ پس بڑے خوف کا مقام ہے۔ سستیاں کرنے والوں کو اپنے جائزے لینے چاہئیں اور بغیر عذر کے بلاوجہ کی سستیاں ترک کرنی چاہئیں۔

س: نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے کن چار لوگوں کو استثنٰی ہے؟

ج: آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہر مومن پر جماعت کے ساتھ جمعہ ادا کرنا فرض ہے سوائے چار استثنٰی کے اور وہ چار لوگ جن کو مستثنٰی کیا گیا ہے وہ ہیں غلام، عورت، بچہ اور مریض۔ پس یہ ہے دین حق کی خوبصورت تعلیم کہ مجبوروں اور جائز عذر رکھنے والوں کو چھوٹ دی۔

س: حضور انور نے عورتوں کے استثنٰی کی کیا وجہ بیان فرمائی؟

ج: فرمایا! ضروری نہیں کہ عورتیں ضرور بیوت الذکر میں آئیں لیکن جمعہ پر اگر عورتیں آ جاتی ہیں تو یہ مستحسن ہے اگر نہیں آتیں تو کوئی حرج نہیں لیکن بعض عورتیں جو آتی ہیں ان کے چھوٹے بچے بھی ہوتے ہیں تو وہ جب آتی ہیں تو بعض دفعہ ڈسٹرب بھی کر رہی ہوتی ہیں پھر بعض عورتوں کی دوسری مصروفیات بھی ہوتی ہیں گھریلو اس لئے انہیں گھروں میں رہنے کی اجازت ہے بلکہ چھوٹے بچوں والی عورتوں کو جیسا کہ میں نے کہا ڈسٹرب کرتی ہیں آنا بھی نہیں چاہئے چاہیے، وہ آ بھی سکتی ہوں، ان کے لئے آسانی بھی ہو کیونکہ باقی نمازیوں کی نماز اور خطبے میں خلل پڑتا ہے۔

س: آنحضور ﷺ نے کس چیز کو گناہوں کا کفارہ کہا اور حضور انور نے اس کی کیا وضاحت فرمائی؟

ج: آپ ﷺ نے فرمایا کہ پانچ نمازیں، جمعہ اگلے جمعے تک اور رمضان اگلے رمضان تک ان کے درمیان ہونے والے گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں جب تک کہ انسان بڑے بڑے گناہوں سے بچتا رہے۔ پس یہ ہے آنحضرت ﷺ کی ہمارے لئے رہنمائی جو نہ صرف گناہوں سے بچاتی ہے بلکہ ان کی بخشش کا سامان بنتی ہے، روحانیت میں بھی بڑھاتی ہے جو شخص حقیقی رنگ میں ایک نماز کے بعد اگلی نماز کی فکر کرے گا تو کوئی گناہگار ظالم دوسروں کے حقوق غصب کرنے والا تو یہ فکر نہیں کرے گا کہ میں نے اگلی نماز پر جانا ہے اگلی نماز کی تیاری کرنی ہے کہ نماز پڑھ کے آئے اور پھر گناہوں میں مبتلا ہو گئے یا لوگوں کے حقوق غصب کرنے لگ گئے یا دوسروں پر ظلم کرنے لگ گئے اور اگر ایسا کوئی ہے جو اس طرح کرتا ہے تو اس کی نماز نماز نہیں اور پھر وہ گناہ کبیر کا مرتکب ہو رہا ہے۔ غاصب اگر کوئی ہے تو پھر اس کی نماز خدا تعالیٰ کے لئے نہیں ہے اپنے گناہوں کو سامنے رکھتے ہوئے نہیں ہے۔ ایسے نمازی ہیں تو ان نمازیوں میں شامل ہو جاتے ہیں جن کی نمازیں ان کیلئے ہلاکت کا موجب بن جاتی ہیں اور قرآن شریف کے مطابق ان کے منہ پر ماری جاتی ہیں اور پھر آنحضرت ﷺ نے پانچ نمازیں فرما کر اس طرف بھی توجہ دلا دی کہ یہ پانچ نمازیں تم پر فرض ہیں اور ان کو ان تمام لوازمات کے ساتھ ادا کرنا تم پر فرض ہے جو اللہ تعالیٰ نے بتائے ہیں۔ اسی طرح جمعہ کی طرف توجہ دلائی کہ جمعہ میں شامل ہو کر جن برکات سے اور امام کے خطبہ سے تمہارے اندر جو نیکی کا احساس پیدا ہوا ہے اس کو اگلے جمعہ تک قائم رکھنا ہے ان پر عمل کرنے کی کوشش کرنی ہے جو باتیں ہوئیں اور اگر یہ ہوگا تو ایک جمعہ سے اگلا جمعہ پھر تمہیں برائیوں سے نجات دے گا۔ تمہاری گناہوں کی بخشش کے سامان کرے گا۔ یہاں بھی ایک جمعہ سے اگلا جمعہ فرما کر آپ ﷺ نے ہر جمعہ کی فرضیت اور اہمیت واضح فرما دی۔ پھر اسی طرح رمضان کی اہمیت بیان فرمائی تو نیکی پر قائم رہنا اور ایک تسلسل سے قائم رہنا ہی انسان کو گناہوں سے بچاتا ہے۔ پس نمازوں کے حق ادا کرنا بھی ضروری ہے جمعوں کی ادائیگی باقاعدگی سے کرنا بھی ضروری ہے اور رمضان سے بھی ان شرائط کے ساتھ فیض پانا گناہوں کا کفارہ بنتا ہے اور نیکیوں میں بڑھاتا ہے۔

س: جمعہ کے دن کی اہمیت اور خوبصورتی کے بارہ میں آنحضور ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: جمعہ کی اہمیت اور اس کی خوبصورتی کے بارے میں آنحضرت ﷺ نے ایک جگہ یوں فرمایا کہ دنوں میں سے بہترین دن جمعہ کا دن ہے اس دن مجھ پر زیادہ درود بھیجا کرو کیونکہ اس دن تمہارا یہ درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ آپ ﷺ پر درود بھیجنے کا اللہ تعالیٰ کا ہمیشہ کا حکم ہے۔ تو یہ درود آپ کے سامنے پیش کیا جانا بھی ہمیشہ کے لئے ہے یہ

باقی صفحہ 8 پر

مکرم محمد مطیع اللہ جوئیہ صاحب

جماعت احمدیہ مارشل آئی لینڈز کا پہلا جلسہ سالانہ 2015ء

خدا تعالیٰ نے اپنے مسیح و مہدی کو یہ بشارت دی کہ ”میں تیری (دعوت) کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا“۔ یہ عظیم الشان وعدہ کئی رنگ میں پورا ہوا اور ہوتا چلا جا رہا ہے۔ جماعت احمدیہ مارشل آئی لینڈز کے قیام کا بھی اس الہام کے ساتھ نہایت گہرا تعلق ہے۔

مارشل آئی لینڈز Pacific Ocean میں International Dateline سے مغرب کی جانب سب سے پہلا ملک ہے۔ اور اس لحاظ سے حقیقی طور پر مارشل آئی لینڈز دنیا کا کنارہ کہلانے کا مستحق ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی رہنمائی کے نتیجے میں جماعت احمدیہ امریکہ کو جزیرہ ماجورو میں بیت الذکر بنانے کی توفیق ملی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس بیت الذکر کا نام ”بیت الاحد“ رکھا۔ ماجورو جزیرہ کی شکل سمندر میں دائرے کی صورت میں ہے۔ اس کی آبادی تقریباً 25000 ہے اور یہ جزیرہ قریباً آدھا کلومیٹر چوڑا اور 50 کلومیٹر لمبا ہے۔ اس ملک کی اکثریت عیسائیت سے تعلق رکھتی ہے۔

ستمبر 2012ء میں بیت الاحد کا افتتاح کیا گیا۔ اس کے بعد خدا تعالیٰ نے یہاں پر جماعت کو غیر معمولی ترقیات سے نوازا۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اب تک 184 لوگوں نے بیعت کر لی ہے اور یہ تعداد مزید بڑھ رہی ہے۔

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ مارشل آئی لینڈز کا پہلا جلسہ سالانہ مورخہ 3-4 اپریل 2015ء کو جزیرہ ماجورو کے معروف International Convention Centre میں منعقد ہوا۔

انتظامی لحاظ سے اس جلسہ کی خصوصیت یہ تھی کہ اس جلسہ کے تمام انتظامات نومبائعین نے از خود کئے۔

تقاریر کے علاوہ تقریباً تمام presentations لوکل نومبائعین سے کروائی گئیں۔ نومبائعین نے نظم و قصیدہ اور انگریزی و مارشلی ترجمہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ تمام تقاریر کا ترجمہ بھی لوکل زبان میں ساتھ ساتھ کروایا گیا۔

شعبہ بک سٹال

بیت الاحد میں موجود تمام کتب کی فہرست بنائی گئی۔ تقریباً 30 مختلف Titles فروخت کرنے کیلئے رکھے گئے جن میں سے متعدد کتب مہمانوں نے خریدیں۔ جلسہ سالانہ کے دوسرے روز تمام غیر از جماعت مہمانوں کو مندرجہ ذیل کتب تحفہ کے طور پر دی گئیں۔

1.Life of Muhammad(Peace be Upon Him), 2.Jesus in India, 3.Philosophy of the Teaching of Islam.

پروگرامز کے دوران لی گئی تصاویر کو ساتھ ساتھ سوشل میڈیا پر بھی ڈالا گیا۔ Facebook پر مقامی لوگوں نے بہت تحت Comments لکھے جن کا جواب خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمارے نومبائعین نے بڑے صبر اور دلائل کے ساتھ دیا۔

بیرون ملک سے آنے والے حضرت اقدس مسیح موعود کے مہمان بیت الاحد میں ٹھہرے۔ خواتین مربی ہاؤس میں ٹھہرائی گئیں اور مرد حضرات نے بالائی منزل پر واقع صلوٰۃ ہال میں قیام کیا۔

کھانا بنانے کا انتظام بیت الاحد اور مشن ہاؤس کے کچن میں کیا گیا۔ دوپہر کے کھانے کا انتظام جلسہ گاہ میں کیا گیا اور شام کے کھانے کا انتظام بیت الذکر کے ساتھ مارکی میں کیا گیا۔

نظافت کی ٹیم نے خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے بہت محنت اور لگن سے کام کیا۔ جلسہ سالانہ سے دو ہفتہ قبل بیت الذکر کے ارد گرد کے تمام علاقہ کو وقار عمل کے ذریعہ صاف کیا اور خصوصی طور پر بیت الذکر کے ساتھ ساحل پر سمندری لہروں کی وجہ سے جمع ہو جانے والے بے شمار کوڑے کو اچھی طرح صاف کیا گیا۔ خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے ممبران نے مختلف ایام میں اپنی ٹیموں کے ساتھ وقار عمل کیا۔

مہمانوں کی آمد

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے امسال جلسہ سالانہ مارشل آئی لینڈز میں شامل ہونے کے لئے ملک کے دیگر جزائر کے علاوہ امریکہ، کریباس اور کوسرائے سے متعدد مہمان تشریف لائے۔ مہمانوں کی تعداد 27 تھی۔

اس جلسہ کے مبارک موقع پر 12 مختلف قوموں کے نمائندوں نے شرکت کی توفیق پائی جن میں مارشلی، کوسرائین، کیریباتی، ٹوالوون، غانین، امریکی، کینیڈین، پاکستانی، انڈین، انڈونیشین، فلپینو، اور جاپانی قوموں کے لوگ شامل تھے۔

جلسہ سالانہ کے آغاز سے ایک دن قبل یعنی 2 اپریل 2015ء بروز جمعرات جلسہ گاہ میں تمام ناظمین جلسہ معائنہ کیلئے اکٹھے ہوئے۔ نومبائعین کی Training کی غرض سے روایتی انداز میں مکرم فلاح الدین شمس صاحب (امریکہ) اور مکرم ظہیر احمد باجوہ صاحب نے مختلف شعبہ جات کا معائنہ کیا۔

نومبائعین کی تربیت کی غرض سے روزانہ بعد از نماز فجر اور مغرب وعشاء تربیتی دروس کا انتظام کیا گیا۔

پہلا دن (بروز جمعہ)

نماز جمعہ کا انتظام جلسہ گاہ میں ہی کیا گیا تھا۔

جلسہ سالانہ کے پہلے دن کی کارروائی کا آغاز مکرم فلاح الدین شمس صاحب کی صدارت میں دوپہر ساڑھے تین بجے ہوا۔ قرآن کریم کی تلاوت کے بعد مکرم صدر مجلس نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی پیغام برائے حاضرین جلسہ پڑھ کر سنایا۔ جس کے بعد اس پیغام کا مارشلی ترجمہ Isaac Marty نے پڑھا۔

پیغام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام انگریزی زبان میں تھا۔ حضور انور نے اپنے پیغام میں فرمایا:

پیارے احباب جماعت احمدیہ مارشل آئی لینڈز

السلام علیکم......

مجھے بہت خوشی ہے کہ آپ اپنے پہلے جلسہ سالانہ کا انعقاد 3، 4 اور 5 اپریل 2015ء کو بمقام ماجورو (Majuro) کر رہے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ کو ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے اور تمام شاملین صالحین کے اس اجتماع سے بے حد روحانی فیوض حاصل کرنے والے ہوں۔

آپ بہت خوش نصیب ہیں کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے امام وقت کو مانا ہے اور اس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی پوری کی ہے کہ آپؐ کے بعد مسیح موعود اور مہدی کا ظہور ہوگا اور تم اس پر ایمان لاؤ۔

اب جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حضرت مسیح موعود کی جماعت میں داخل ہونے کا موقع دیا ہے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حقیقی عشق اور کامل اطاعت کا اظہار فرمایا۔ یہ بات نہایت اہمیت کی حامل ہے کہ آپ اپنے ایمان کو تقویت دینے کی سعی کریں اور (دین حق) کی تعلیمات اور (دینی) روایات کی حتی الوسع پیروی کرنے کی کوشش کریں۔

ایک احمدی (۔) ہونے کے ناطے آپ سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ آپ بہترین اخلاق، انتہائی ایمانداری اور دیانتداری کا نمونہ پیش کریں۔ اور ان سب امور سے بڑھ کر آپ کو خداترسی اور تقویٰ یعنی راستبازی کی بہترین مثال قائم کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

اس بارہ میں حضرت مسیح موعود نے تاکیداً فرمایا ہے کہ:

”وہ جو اس سلسلہ میں داخل ہو کر میرے ساتھ تعلق ارادت اور مُریدی کا رکھتے ہیں اس سے غرض یہ ہے کہ تا وہ نیک چلنی اور نیک بختی اور تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچ جائیں اور کوئی فساد اور شرارت اور بدچلنی ان کے نزدیک نہ آسکے۔ وہ پنجوقت نماز جماعت کے پابند ہوں۔ وہ جھوٹ نہ بولیں۔ وہ کسی کو زبان سے ایذا نہ دیں۔ وہ کسی قسم کی بدکاری کے مرتکب نہ ہوں اور کسی شرارت اور ظلم اور فساد اور فتنہ کا خیال بھی دل میں نہ لاویں۔ غرض ہر ایک قسم کے معاصی اور جرائم اور ناکردنی اور ناگفتنی اور تمام نفسانی جذبات اور بے جا حرکات سے مجتنب رہیں اور خدا تعالیٰ کے پاک دل اور بے شر اور غریب مزاج بندے ہو جائیں اور کوئی زہریلا خمیر ان کے وجود میں نہ رہے۔“

(مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 46-47۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

آپ کو یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ (دین حق) آپ کو اُس ملک سے جس میں آپ مقیم ہیں کامل وفاداری کی تعلیم دیتا ہے اور آپ کو ملک کی ترقی اور اس کے باشندوں کی فلاح و بہبود میں حصہ ڈالنے کی بھی تعلیم دیتا ہے۔

اس لحاظ سے آپ کو اپنے (دعوت الی اللہ) فرائض کو بھولنا نہیں چاہئے۔ آپ کو کوشش کرنی چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی پیغام کو لوگوں تک خوش اخلاق، نرمی اور حکمت کے ساتھ پہنچائیں۔ یہ ضروری بات ہے کہ تمام دنیا حقیقی (دین) کی خوبصورت تعلیمات سے آگاہی حاصل کرے کیونکہ اس کے ذریعہ انسان کیلئے ممکن ہو جاتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ایک حقیقی تعلق پیدا کر سکے۔

ہر (۔) پر لازم ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اور سلام بھیجتا رہے۔ کیونکہ وہ اس کے بغیر آپؐ سے حقیقی عشق کی شرط پوری نہیں کر سکتا۔ نیز درود کے بغیر کی گئی دعا کو قبولیت کا شرف حاصل نہیں ہوتا۔ درود کا اصل مقصد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق اور محبت کا اظہار ہے۔

میں تاکیداً کہنا چاہتا ہوں کہ آپ باقاعدگی سے میرے خطبات جمعہ سنا کریں اور افراد جماعت کو بھی خواہ وہ جوان ہوں یا بوڑھے اس طرف توجہ دلائیں۔ آپ کو میری نصائح اور ہدایات پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جو کہ آپ کی روحانی ترقی کے لئے ہیں۔ میں آپ کو یہ بھی نصیحت کرتا ہوں کہ آپ بابرکت نظام خلافت سے وابستہ رہیں اور اس کے ساتھ وفادار بھی رہیں۔ آج (دین حق) کے احیائے نو کا کام صرف نظام خلافت کے ساتھ چمٹے رہنے سے پایۂ تکمیل کو پہنچ سکتا ہے۔ اس لئے آپ کو ہمیشہ اس عالی نظام سے وابستہ رہنے کی سعی کرنی چاہے۔ اور اس بات کو بھی یقینی بنائیں کہ مستقبل میں آپ کی نسلیں بھی ہمیشہ خلافت احمدیہ کی بابرکت رہنمائی کے سایہ تلے رہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ سالانہ کو ہر لحاظ سے مبارک فرمائے۔ آپ سب کے اندر نیکی اور راستبازی کی ایک نئی روح پھونکی جائے تاکہ آپ (دین حق) اور انسانیت کی خدمت نئے روحانی جوش اور توانائی کے ساتھ کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب پر اپنی برکتیں نازل فرمائے۔

اس کے بعد حضرت مصلح موعود کا منظوم کلام مع انگریزی و مارشلی ترجمہ پڑھ کر سنایا گیا۔

جلسہ سالانہ کی پہلی تقریر کیلئے مکرم اعظم اکرم صاحب مربی سلسلہ ڈیٹن، اوہایو جماعت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق مقدس صحف میں پیشگوئیوں کے موضوع پر تقریر کی۔

دوسری تقریر ”میں نے (دین حق) کیوں قبول

کیا؟'' کے موضوع پر سومر ٹیلی صاحب نے کی۔

بعدازاں آخری تقریر مکرم یحیٰی لقمان صاحب مربی سلسلہ ''کوسرائے'' نے کی جس کا عنوان تھا ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انسانیت کے لئے کامل نمونہ ہیں۔''

جلسہ کی تمام تقاریر کے بعد ان کا مارشلی زبان میں ترجمہ Isaac Marty صاحب نے کیا۔

دعا سے قبل مکرم فلاح الدین شمس صاحب نے جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے حاضرین جلسہ کو حضرت اقدس مسیح موعود کی مبارک تحریرات پڑھ کر سنائیں۔

دوسرا دن (بروز ہفتہ)

دوسرے دن کا آغاز بیت الاحد میں باجماعت نماز تہجد سے کیا گیا جو مکرم احتشام الحق کوثر صاحب نے پڑھائی اور معمول کے مطابق نماز فجر کے بعد درس القرآن دیا گیا۔

جلسہ سالانہ کی کارروائی ساڑھے دس بجے شروع ہوئی جس کی صدارت مکرم ظہیر احمد باجوہ صاحب نے کی۔ تلاوت قرآن کریم اور عربی قصیدہ خاکسار نے جماعت احمدیہ عالمگیر کا تعارف اور جماعت احمدیہ مارشل آئی لینڈز کی مختصر تاریخ بیان کی۔ اس کے بعد آٹھویں کلاس کے ایک طالب علم عزیزم ٹائیگر ٹیلی نے ''حبّ الوطن من الایمان'' کے مضمون پر انگریزی اور مارشلی زبان میں تقریر کی۔ بعدازاں لانگ آئی لینڈ جماعت کے اطفال و ناصرات نے قومی جھنڈے کے رنگوں میں ایک جیسا لباس پہنے ہوئے قومی ترانہ پڑھا۔ اس کے بعد مکرم فلاح الدین شمس صاحب نے (دین حق) میں حب الوطنی کی تعلیم کے عنوان پر تقریر کی۔

آخر پر جزیرہ آرنو سے تعلق رکھنے والے سینیٹر Jibe Kabua صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم سب کا خدا ایک ہی ہے اور ہم سب اسی واحد و یگانہ خدا کی عبادت کرتے ہیں۔

اسی طرح جزیرہ رانگ لیپ کے میئر James Matayoshi نے کہا کہ جماعت احمدیہ کے ساتھ میرا بہت گہرا تعلق ہے اور مجھے امریکہ جماعت کے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کا بھی موقع ملا ہے اور میں نے یہ بات دیکھی ہے کہ جماعت احمدیہ کے ممبر نہایت پڑھے لکھے اور معزز طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ آخر پر میئر جیمز نے جماعت کی مارشل آئی لینڈز میں انسانیت کے لئے خدمات کا شکریہ ادا کیا اور اپنی مدد کا یقین دلایا۔

امریکی سفیر کے نمائندہ Norman Barth نے سب سے پہلے تمام حاضرین کو جلسہ سالانہ کی مبارکباد پیش کی اور پھر کہا کہ Pacific کے جزائر نہایت پُرامن ہیں اور یہاں پر مختلف مذاہب کے ماننے والے امن کے ساتھ زندگی بسر کرتے ہیں اور ہمیں خوشی ہے کہ (دین حق) کی نمائندگی جماعت احمدیہ کر رہی ہے۔

تمام معززین کو مکرم فلاح الدین شمس صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود کی کتاب ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' اور ہیومینیٹی فرسٹ کا Souvenir بطور تحفہ پیش کیا۔

آخر پر مکرم ظہیر احمد باجوہ صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود کی شاملین جلسہ کے لئے کی گئی دعائیں پڑھ کر سنائیں۔ اور پھر مکرم جلال لطیف صاحب صدر جماعت زائن (امریکہ) نے اختتامی دعا کروائی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ مارشل آئی لینڈز کے پہلے جلسہ سالانہ کی کُل حاضری 240 رہی جن میں تقریباً 150 احمدی احباب اور 90 غیر از جماعت مہمان شامل ہوئے۔

جلسہ کی تصاویر اور خبر کو ملکی اخبار The Marshall Islands Journal نے اپریل 10 اور 17 کے شمارہ میں شائع کیا۔ امریکی ایمبیسی نے اپنے Facebook Page پر جلسہ سالانہ کی تصویر لگا کر جماعت کو مبارکباد دی اور جماعت کی مختصر تاریخ بیان کرتے ہوئے جماعت کی بے لوث خدمت خلق کرنے کا شکریہ ادا کیا۔

قارئین سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ مارشل آئی لینڈز کو روز افزوں ترقی دے اور اس جلسہ سالانہ کے بہترین نتائج پیدا فرمائے۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 8 مئی 2015ء)

☆......☆......☆

مکرم رحمت اللہ بندیشہ صاحب

شعائر اللہ کی تعظیم زندگی اور بے ادبی تباہی ہے

حضرت مسیح موعود کی زبان مبارک پر اکثر اوقات یہ فقرہ دوران نصیحت جاری رہتا کہ **الطریقة کلها ادب** کہ حصول ترقیات اور اصل گر قابل احترام کی عزت و تکریم کرنے میں ہے۔ اس فقرہ میں ہمارے لئے ایک بہت بڑا پیغام ہے کہ قابل حرمت اشیاء کے تقدس کا لحاظ ہر آن ہونا چاہئے۔ اگر ہم گزشتہ انبیاء کی تاریخ کا مطالعہ کریں جس کا ذکر قرآن نے ہمارے لئے محفوظ رکھا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ ان کی قوموں کی تباہی کا ایک سبب یہ ہے کہ وہ انبیاء کی عزت و تکریم کی بجائے ان کے ساتھ تمسخر سے پیش آتے تھے اور ان کے مقاصد کو تحقیر کی نظر سے دیکھتے تھے۔ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

''وائے حسرت بندوں پر! ان کے پاس کوئی رسول نہیں آتا مگر وہ اس سے ٹھٹھا کرنے لگتے ہیں۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ کتنی ہی نسلیں ہم نے ان سے پہلے ہلاک کر دیں یقیناً وہ ان کی طرف لوٹ کر نہیں آئیں گے۔''

(سورۃ یٰسین آیت نمبر 32,31)

گویا یہ ہمیشہ مخالفین انبیاء اور منافقین کا رویہ رہا ہے کہ وہ انبیاء اور ان کے پیاروں اور ان سے متعلقہ پیاری چیزوں کی تحقیر کے مختلف طریق اپناتے رہتے ہیں کبھی آدمؑ کے مقابل پر کہتے ہیں کہ ہم تیری پیروی کیونکر کر سکتے ہیں جبکہ تو تو عاجز بشر ہے اور ہم آگ کی سرشت والے ہیں اور کبھی حضرت نوحؑ کی کشتی کو دیکھ کر اس پر استہزاء کرتے ہیں اور کبھی خدا کے پیارے موسیٰ کو فرعون یہ کہہ کر دکھ دیتا ہے کہ تیری تو زبان بھی ٹھیک طریق پر بولنے کی قوت نہیں رکھتی اور تیری قوم کا یہ حال ہے کہ وہ ہمارے ماتحت قوم ہے اور ہمارے لئے مزدوری کرتی ہے اور کبھی خدا کے سب سے پیارے کو قسما قسم کے نام جیسے جادوگر، قوم میں تفریق پیدا کرنے والا وغیرہ سے پکارتے تھے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کے لئے ایسے ذومعانی الفاظ سے مخاطب کرنے سے منع فرمایا جو کہ کسی بھی طرح آپ کی عظمت شان کو کم کر سکے۔ اگر ہم قرآن کریم کا مطالعہ کریں تو سب سے پہلی مناہی جس سے روکا گیا ہے وہ یہ ہے کہ

''اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو (ہمارے رسول کو) راعنا نہ کہا کرو بلکہ یہ کہا کرو کہ ہم پر نظر فرما اور غور سے سنا کرو اور کافروں کے لئے دردناک عذاب (مقدر) ہے۔'' (سورۃ البقرہ:105)

حضرت مصلح موعود اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:۔

''یہود مسلمانوں کے خلاف دو قسم کی شرارتیں کیا کرتے تھے اول بیرونی اور دوم اندرونی یہاں ان کی ان شرارتوں کو ذکر کیا گیا ہے جو وہ اندرونی طور پر مسلمانوں کو محمد رسول اللہ ﷺ سے برگشتہ کرنے اور ان کے دلوں میں آپ کا ادب اور احترام کم کرنے کے لئے کیا کرتے تھے...... اسی طرح رسول کریم ﷺ کا مجالس میں آآ کر ایسے الفاظ استعمال کرتے جن کے دو معنے ہوتے تھے ایک اچھے اور ایک برے تاکہ مسلمان بھی ان الفاظ کو استعمال کرنے لگیں اس طرح ان کے دلوں سے رسول کریم ﷺ کی عزت اور آپ کا احترام جاتا رہے اور ان میں گستاخی اور بے ادبی کی روح پیدا ہو جائے۔''

(تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ 89,90)

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔ ''حضرت مسیح موعود ہمیشہ فرمایا کرتے تھے **الطریقة کلها ادب** یعنی روحانیت کی تمام تر بنیاد ادب پر ہے۔ اگر ادب ملحوظ نہ رکھا جائے یا ایسے الفاظ استعمال کئے جائیں جو ذومعنین ہوں تو بعض دفعہ اس کا نہایت خطرناک نتیجہ نکلتا ہے۔ (تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ 93)

حضرت مصلح موعود نے 30 دسمبر 1921ء کا خطبہ خصوصاً اس موضوع پر دیا کہ اللہ تعالیٰ نے جو شعائر مقرر کئے ہیں ان کی عزت و احترام نہایت ضروری ہے اور شرارت اور بدی بہت چھوٹی باتوں سے پیدا ہوتی ہے اور آہستہ آہستہ ترقی کرتے کرتے پورے معاشرے کی تباہی کا سبب بن جاتی ہے۔ اس خطبہ میں حضور انور نے فرمایا۔

''چھوٹی چھوٹی باتوں کا شریعت میں لحاظ رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ (۔) میں جو تباہی اور خرابی پیدا ہوئی۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ انہوں نے ادب اور احترام کے الفاظ گندے معنوں میں استعمال کرنے شروع کر دیئے۔ ان کی حکومتیں مٹ گئیں۔ سلطنتیں برباد ہو گئیں کیوں؟

اس لئے کہ ان کے نزدیک بادشاہ کے معنی بیوقوف کے ہو گئے۔ جہاں ''بادشاہ'' بیوقوف کو کہا جائے وہاں بادشاہ کا ادب کہاں رہتا ہے۔ اور جب بادشاہ کا ادب گیا تو حکومت بھی تباہ ہو گئی اسی طرح علماء اور بزرگوں کا ادب (۔) کے دلوں سے اس طرح اٹھا کہ حضرت کا لفظ جوان کے متعلق استعمال ہوتا ہے یہی لفظ شریروں اور بدمعاشوں کے متعلق استعمال کرنے لگے۔ اس طرح علماء کا ادب مٹ گیا اور ان کی بے ادبی شروع ہو گئی۔ اسی طرح دیکھو اللہ کے لفظ کی بے ادبی سے ...... پر کس قدر تباہی اور بربادی آئی۔ جب کسی کے پاس کچھ نہ رہے تو کہتے ہیں اب تو اللہ ہی اللہ یعنی ان کے نزدیک اللہ کے معنی یہ ہیں کہ کچھ نہیں۔ یہ کہنے سے ان کا مطلب یہ نہیں ہوتا۔ کہ محمد رسول اللہ ﷺ والا اللہ ان کے مدنظر ہوتا یا جو حضرت ابوبکرؓ والا اللہ ان کے ذہن میں ہوتا ہے جن سے رسول کریم ﷺ نے ایک موقعہ پر جب کہ وہ اپنا سارا مال خدا کی راہ میں دینے کے لئے لے آئے پوچھا کہ گھر کیا چھوڑ آئے ہو۔ تو انہوں نے کہا تھا اللہ۔ یہ اور رنگ تھا اور اس کی شان ہی اور تھی۔ مگر جب مسلمان یہ کہتے ہیں کہ اب اللہ ہی اللہ ہے تو اس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ نفی ہے۔ اب کچھ نہیں رہا۔ اس طرح اللہ کے لفظ کے استعمال کا یہ نتیجہ ہوا کہ لوگوں کے دلوں سے خدا تعالیٰ پر ایمان اٹھ گیا اور ان میں دہریت آ گئی......

فرمایا۔ میں نے یہ عام طور پر بات اس لئے کہی ہے کہ عام طور پر لوگ ہنسی اور تمسخر میں ایسے الفاظ استعمال کرتے رہتے ہیں اور بعض تو یہاں تک کرتے ہیں کہ آیت اور حدیث بطور تمسخر پڑھ دیتے ہیں۔ چونکہ ایسی باتوں کے نتائج سخت خطرناک ہوتے ہیں اس لئے تمہیں ان سے بچنا چاہئے۔

(خطبات محمود جلد نمبر 7 صفحہ 186 تا 190)

پس یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ وہ الفاظ جن کا شریعت نے ادب اور احترام لازم قرار دیا ہے ان کا ادب کرنا نہایت ضروری ہے اور یہ بات مومن کے ایمان میں داخل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔ آمین

مکرم ڈاکٹر نذیر احمد مظہر صاحب

مریضان قلب کے لئے مفید ہدایات

س: مریضان قلب کیلئے عام ہدایات کیا ہیں؟

ج: صبح سویرے اٹھیں اور صاف ستھری فضا میں جہاں آکسیجن خاصی موجود ہوتی ہے، ٹہل کر، کھڑے ہوکر یا بیٹھ کر یا لیٹ کر (حسب طبیعت وحالات و موسم) گہری لمبی سانسیں لیں، یعنی پھیپھڑوں کو خوب بھریں اور خوب خالی کریں۔

س: اس عمل کے کیا فوائد ہیں؟

ج: اللہ تعالیٰ نے جسم کو فاسد مادوں سے صاف کرنے کیلئے نظام اخراج فضلات کو قائم کیا ہے اس میں پھیپھڑے، گردے، انتڑیاں اور جلد شامل ہیں۔ پھیپھڑوں کی راہ سے زہریلے مادے خارج ہوتے ہیں۔ جب گہری لمبی سانس لیں گے تو اس سے پھیپھڑوں میں صاف آکسیجن بھرے گی جو خون کو بخوبی صاف کرے گی اور دل کو صحت بخش تازہ خون ملے گا۔ جب اس کو خارج کریں گے تو فاسد مادے خارج ہوں گے اور مدافعانہ نظام مضبوط ہوگا۔

امراض قلب میں خون میں موجود کولیسٹرول (خون کی چکنائی) کی پھٹکیوں کے سبب خون پوری طرح نہیں پہنچ پاتا اور اس طرح دل کو تازہ آکسیجن ملا خون نہیں ملتا۔ اس عمل کے ذریعہ مدافعانہ نظام مضبوط ہوکر مذکورہ پھٹکیوں کو ازخود تحلیل کرنے کی سعی کرتا ہے۔ نیز صاف شدہ خون قلب اور دیگر اعضائے بدن کو طاقت بہم پہنچاتا ہے۔ یاد رہے کہ طاقت صرف اچھی غذاؤں یا دواؤں میں ہی نہیں بلکہ طاقت خالص اور مصفّی ہوا میں پائی جاتی ہے۔

قیام جسم خاکی ہے نفس پر
بناء اپنے مکاں کی ہے ہوا پر

س: یہ عمل کتنی دیر تک کرنا چاہیے؟

ج: کم ازکم نصف تا ایک گھنٹہ۔

س: کس جگہ کو منتخب کرنا چاہیے؟

ج: صاف ستھری کھلی فضا، جہاں پھول، پودے اور سبزہ ہو، اگر ایسی جگہ میسر نہ ہو تو صحن میں یا کمروں کی چھت پر، بہرحال ہوادار جگہ جہاں کثافتیں نہ ہوں اور صاف ستھری فضا ہو۔ سردیوں میں کمرے کے اندر کھڑکی یا دروازے کے پاس ٹہل کر، بیٹھ کر یا لیٹ کر (جہاں ہوا کا گزر اچھا ہو) گہری لمبی سانسیں لیں۔ اگر یہ عمل کمرہ کے اندر کرنا ہو تو جہاں لوگوں کا زیادہ ہجوم ہو وہاں کاربن ڈائی آکسائیڈ کی مقدار زیادہ ہوجاتی ہے۔ نیز شوروغل کے سبب یہ کام صحیح طور پر انجام نہیں پاسکتا لہٰذا ایسی جگہ سے اجتناب کیا جائے۔

س: وقت کون سا بہتر ہے؟

ج: جب سورج طلوع ہو رہا ہو یا ہو چکا ہو تو یہ وقت بہتر ہے، کیونکہ اس وقت فضا میں آکسیجن خاصی مقدار میں موجود ہوتی ہے۔ چونکہ رات کے وقت پودے کاربن ڈائی آکسائیڈ گیس خارج کرتے ہیں لہٰذا رات کے وقت پودوں کے پاس یہ عمل نہیں کرنا چاہئے۔

س: عمومی ہدایات کیا ہیں؟

ج: جب یہ عمل کریں تو معدہ خالی ہو یعنی کھانا وغیرہ نہ کھایا ہوا ہو ہاں البتہ سادہ پانی پی لینے میں کوئی حرج نہیں۔ ذہن پریشانیوں سے خالی اور پرسکون ہو۔

یہ بات یاد رہے کہ ناک کو بلغم و دیگر آلودگیوں سے مکمل طور پر صاف کرلیا جائے اور پاس ٹشو پیپر رکھا جائے۔ جس سے حسب ضرورت کام لیا جاسکے تمام ہوائی راستے جس قدر صاف ہوں گے اسی قدر فائدہ زیادہ ہوگا۔

س: لباس کیسا ہونا چاہیے؟

ج: لباس ڈھیلا ڈھالا ہو کسا ہوا نہ ہو مثلاً پینٹ و دیگر تنگ کپڑوں کی بجائے پاجامہ، نیکر، تہہ بند وغیرہ پہنا ہو۔ اگر بفرض محال پینٹ نما ٹائٹ لباس ہو تو بیلٹ کو ڈھیلا کرلیا جائے یا ٹراؤزر (پاجامہ) وغیرہ پہن لیا جائے۔

س: گہری لمبی سانسیں لینا اور خارج کرنا بظاہر معمولی عمل ہے اس کا طرز عمل کیا ہے؟

ج: مریضان قلب میں عموماً خون میں کولیسٹرول یا خون کی چکنائی بڑھ چکی ہوتی ہے اور رگوں کی تنگی کے باعث دل کو آکسیجن ملا تازہ خون نہیں مل رہا ہوتا اس سے دل کی کارکردگی متاثر ہوتی ہے۔ اس کے برعکس اس عمل سے آکسیجن ملا تازہ وحیات بخش خون پورے جسم کے خلیات کی آبیاری کرتا ہے۔ قوت حیات (Vital Force) یا قوت مدافعت مرض مضبوط ہوتی ہے جو خود بخود بیماریوں اور جراثیمی حملوں کو پسپا کرتی رہتی ہے۔ نیز جو زہریلے فاسد مادے جسم میں جمع ہوکر امراض کا باعث بنتے ہیں، نظام اخراج فضلات کے اعضاء جلد، گردے، پھیپھڑے اور انتڑیوں کی راہ سے ان کا بہتر رنگ میں دفعیہ ہوتا رہتا ہے۔

س: اگر کوئی مریض ایلوپیتھک ادویات جو عوارض قلب سے متعلق ہوں استعمال کر رہا ہو تو کیا وہ ان کو چھوڑ دے؟

ج: ان کو ہرگز نہ چھوڑیے بلکہ ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق ان کا استعمال جاری رکھیے۔ جوں جوں گہری اور لمبی سانس کے عمل سے فائدہ ہوتا جائے ڈاکٹری ہدایت کے مطابق ان ادویات کو بتدریج کم کرتے کرتے بند کردیں۔ کیونکہ ایلوپیتھک ادویات بہت سے ذیلی بداثرات رکھتی ہیں۔ یاد رکھیں بعض ایلوپیتھک ادویات مریضان قلب کو اس غرض سے استعمال کرائی جاتی ہیں کہ قلب کے افعال آکسیجن کی تھوڑی مقدار پر سرانجام پاسکیں۔ وہ استعمال کرانی نہایت ضروری ہوتی ہیں مگر ان کے ذیلی بداثرات بھی ہوتے ہیں۔ لہٰذا عمل تنفس سے جوں جوں افاقہ ہوتا جائے۔ آہستہ آہستہ ڈاکٹری مشورہ کے تحت بند کرسکتے ہیں۔ اگر ڈاکٹرز ایسی ادویات جاری رکھنے کا مشورہ دیں تو انہیں جاری رکھا جائے اسی طرح ہومیوپیتھی اور ہربل ادویات جو ذیلی بداثرات سے مبرا ہوں کا استعمال دوران عمل تنفس جاری رکھیں۔

س: کیا عمل تنفس کے دوران بھاپ کا غسل اور ٹھنڈے غسل لے سکتے ہیں؟

ج: بھاپ کے غسل کے ذریعہ جلد کی راہ سے فاسد مادے خارج ہوں گے۔ خون کی پھٹکیاں پگھل کر اور حل ہوکر جسم سے خارج ہوں گی اور پیروں کے ٹھنڈے غسل سے گیسوں کی صورت میں اٹھنے والے زہریلے بخارات ٹھنڈے غسل کے باعث گیس سے مائع کی شکل اختیار کرکے نظام بول کے اعضاء اور انتڑیوں کی راہ سے خارج ہوں گے۔ یہی بخارات قلب کو متاثر کرتے ہیں اور ان کے اخراج سے قلبی عوارض سے نجات حاصل ہوگی۔ مگر مریض کی عمر، طبیعت، مزاج، حالات وموسم کا لحاظ بہت ضروری ہے۔

س: کیا گیس، قبض وغیرہ قلب کی علامات میں شدت کا باعث بنتی ہیں؟

ج: مریضان قلب تو کیا تمام امراض میں گیس وقبض شدت کا باعث بنتی ہے۔ جس طرح کسی موٹرسائیکل یا موٹرکار یا بس کا سائلنسر جہاں سے انجن کے فضلات خارج ہوتے ہیں کو بند کردیا جائے تو اندرونی مشینری فیل ہوسکتی ہے۔ اسی طرح قبض وگیس کے نتیجے میں تمام امراض بالخصوص امراض قلب کی علامات میں شدت پیدا ہوجاتی ہے۔

س: کیا گہری اور لمبی سانسیں لینے کے عمل کے دوران ہومیوپیتھک وہربل ادویات استعمال کی جاسکتی ہیں؟

ج: جی ہاں! بلکہ ان کے استعمال سے بہتر نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ ہائی بلڈ پریشر اور دل کی اکثر بیماریوں میں ٹنکچر Crataegus Q استعمال کرائیں۔ اگر برابر وزن مدر ٹنکچر Rauwolfia serp Q ساتھ استعمال کروائیں تو بلڈ پریشر بھی کنٹرول میں رہے گا۔ بڑی پیک یعنی 450ML کسی اچھی کمپنی کا خرید کر دونوں کو یکجا ملالیں اور دس، پندرہ قطرے ایک گھونٹ پانی میں ملا کر دو تین بار استعمال کروائیں۔ بڑی پیکنگ کافی سستی پڑتی ہے۔

خون کو پتلا کرنے کیلئے آرنیکا 200 اور لیکسس 200 ملا کر ہفتہ میں دو تین بار استعمال کرائیں۔

س: قلب کے مریضوں کے تحفظ کے لئے کون سی غذائیں مفید ہیں؟

ج: تازہ سبزیاں و پھل امراض قلب و دیگر تمام امراض میں مبتلا مریضوں کے لیے مفید ہیں۔ دلیہ کا ناشتہ معدے اور انتڑیوں کی راہ سے فاسد مادوں کو خوب خارج کردیتا ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ دلیہ معدے کو ایسے صاف کرتا ہے جیسے کوئی اپنا میلا کچیلا چہرہ دھوکر صاف کردیتا ہے۔ نیز فرمایا دلیہ دل سے بوجھ کو اتارتا ہے۔

سبزیاں وپھل جلد ہضم ہوکر ان کا ریشہ دار حصہ جسم سے فاسد مادوں کو خارج کردیتا ہے۔ اس کے مقابلے پر میدہ کی مصنوعات بھاری چربیلے کھانے فاسد مادوں کے بوجھ کو بڑھاتے ہیں۔ زیتون کا تیل (Olive Oil) یا کینولا آئل، مکئی کا تیل، سورج مکھی کا تیل، سرسوں کا تیل، تل کا تیل کھانے کے لئے استعمال کریں جمنے والے گھی یا تیل استعمال نہ کریں اور اجابت بافراغت کے لئے ثابت اسپغول یا چھلکا اسپغول یا املی کا پانی بلحاظ موسم وطبیعت ومزاج استعمال کریں نہ صرف اجابت کھل کر ہوگی بلکہ خون بھی گاڑھا نہیں ہوگا۔

س: گزشتہ زمانے میں لوگ دیسی گھی اور جمے ہوئے نباتاتی گھی بکثرت استعمال کرلیا کرتے تھے اور انہیں کوئی دل کی تکلیف نہیں ہوا کرتی تھی؟

ج: اس زمانے میں لوگ جسمانی محنت کا کام کرتے تھے اور زائد کیلوریز اور چربی جل کر بھسم ہوجاتی تھی۔ مگر آج کل ہر کام مشینوں سے لیا جاتا ہے اور خون میں چربی بڑھ چکی ہے جس سے رگیں بند ہوجاتی ہیں۔ موجودہ دور کی خوراک طرز معاشرت، فضائی آلودگیاں، دنیاوی حرص وہوس نے انسان کو شدید ذہنی اضطراب میں مبتلا کر رکھا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر طرف امراض شرائین وقلب نے ڈیرے ڈالے ہوئے ہیں۔

س: کیا گوشت کا کثرت استعمال امراض قلب و شرائین میں مضر ہے؟

ج: بالخصوص سرخ گوشت یعنی بڑے گوشت کا استعمال مضر ہے چکن کا گوشت مناسب مقدار میں کھایا جاسکتا ہے۔ بعض تحقیق کاروں کے مطابق برائلر کے گوشت کا کثرت استعمال امراض قلب خصوصاً ہارٹ اٹیک کا باعث بن رہا ہے۔ برائلر کی خوراک جن اجزاء پر مشتمل ہوتی ہے یہ اپنی ذات میں مضر ہیں یعنی جس غذا کو کھا کر برائلر پرورش پاتا ہے، وہ مضر صحت ہے اور یہ ضرر برائلر کے گوشت کی وساطت سے انسانوں میں منتقل ہو رہا ہے۔ خود برائلر بکثرت دل کے دورے کا اچانک شکار ہوکر مر جاتے ہیں یہی خوراک برائلر کے گوشت کی صورت میں انسان بکثرت کھاتے ہیں تو ان پر بھی ایسی ہی امراض حملہ آور ہوتی ہیں۔ پس سبزیاں اور دالیں بمعہ چھلکا اور موٹے اَن چھنے آٹے کی خشک روٹی مفید غذائیں ہیں۔ خصوصاً ہوٹلوں پر پکنے والا ہر قسم کا گوشت حد درجہ مضر صحت ہے اس کی نسبت سادہ دال اور سبزیوں کو ترجیح دینی چاہیے۔ البتہ تحقیقات نے ثابت کیا ہے کہ گھر پر پکی ہوئی مچھلی کا استعمال بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔

س: جسم سے زہریلے مادوں کے اخراج کے لئے جلد کیا کردار ادا کرتی ہے؟

ج: فاضل مادوں کے اخراج کے لئے اللہ تعالیٰ نے جلد کو بھی مقرر فرمایا ہے۔ مریض قلب کو جسمانی

ورزش ڈاکٹرز نے منع کی ہو تو (حسب ہدایت ٹہل سکتے ہیں) اور ہفتہ میں دو بار بھاپ کا غسل لینے سے جلد کی راہ سے فاسد مادے بخوبی خارج کر سکتے ہیں۔ یعنی بھاپ کا غسل نیز گہری اور لمبی سانس کے دوران نصف کلو کے قریب برف کا ٹکڑا تولیہ میں لپیٹ کر اور حسب موسم وعمر وحالات ومزاج پیرو پر رکھیں اور ٹھنڈک کو تولیے کی مزید تہیں چڑھا کر حسب ضرورت مناسب حد تک کر لیں۔ اس طرح انتڑیوں اور معدے کی گیسیں سرد ہو کر مائع کی شکل اختیار کر کے مثانے اور انتڑیوں کی راہ سے اخراج پذیر ہو جاتی ہیں۔

س: کیا کم خوری مریضان قلب کے لئے اہمیت کی حامل ہے؟

ج: جی ہاں! نہ صرف عام مریضوں کے لئے بلکہ بالخصوص مریضان قلب کے لئے، ہمارے اَن گنت مرتبہ کے تجربات و مشاہدات کے مطابق کم خوری بہت مفید ثابت ہوتی ہے۔

حضور پاک ﷺ کا ارشاد پاک ہے کہ انسان کو کمر سیدھی رکھنے کے لئے چند لقمے ہی کافی ہیں۔ لیکن اگر لازماً زیادہ ہی کھانا پڑے تو انسان کے معدے میں 1/3 حصہ کھانا 1/3 حصہ پانی اور تیسرا حصہ سانس لینے کیلئے خالی ہو۔ پس اس ارشاد کی رُو سے آپ کو جتنی بھوک ہے، اس سے کم کھانا دسترخوان پر رکھیں اور زائد کھانا پرے ہٹا دیں، نیز آپ ﷺ نے فرمایا المعدہ بیت الداء یعنی معدہ بیماریوں کا گھر ہے مزید فرمایا معدہ جسم انسانی میں حوض کی مانند ہے، جس میں سے نالیاں باقی جسم کو جاتی ہیں۔ اگر معدہ میں صحت بخش اشیاء ہوں گی تو تندرست اشیاء جائیں گی اگر غیر صحت بخش اشیاء ہوں گی تو بیماریاں پیدا کریں گی۔

پس چاہیے کہ مریضان قلب جب تک بھوک خوب نہ چمکے کھانے کی طرف ہاتھ نہ بڑھائیں۔ جس قدر ہو سکے کم خوری پر گزارہ کریں اس سے انشاء اللہ امید واثق ہے کہ ہر قسم کے قلبی عوارض میں خاصی تخفیف محسوس کریں گے۔

س: کیا انجائنا (وجع القلب یا درد دل) کے مریضوں کو بھی کم خوری سے افاقہ رہتا ہے؟

ج: بفضل خدا انجائنا کے مریضوں کو جس قدر وہ کم خوری برداشت کر سکیں وجع القلب سے بچاتا ہے۔ صرف وجع القلب ہی نہیں جسم انسانی میں جس طرح کا بھی درد ہو ہر درد سے کسی میں کم کسی میں بہت زیادہ افاقہ رہتا ہے۔ امراض عموماً دو قسم کے ہیں۔

قسم اوّل: امراض مع درد

قسم دوئم: امراض بلا درد

قسم اوّل میں وہ امراض شامل ہیں جن میں درد ہوتا ہے۔ مثلاً وجع الرأس (درد سر) وجع العین (آنکھ کا درد) وجع الاذن (کان کا درد)، وجع الاسنان (دانتوں کا درد)، وجع الصدر (سینے کا درد)، وجع الفؤاد (معدے کا درد)، وجع الکبد (جگر کا درد)، وجع الظہر (کمر کا درد)، وجع المفاصل (جوڑوں کا درد)، وجع القلب (دل کا درد)۔

یہ امراض مع درد کی چند ایک مثالیں دی ہیں۔

بعض تحقیق کاروں کی تحقیق کے مطابق عربی زبان جو تمام زبانوں کی ماں ہے۔ امراض کے عربی ناموں کے سہ حرفی مادہ میں اکثر اُن امراض کا شفا بخش علاج موجود ہوتا ہے۔

جیسے وجع سے جُوع ہے، وجع کا مطلب درد اور جُوع کا مطلب بھوک ہے۔ ان تجربات کے مطابق وجع یعنی کسی بھی درد میں مبتلا مریض اگر جُوع یعنی خود کو مناسب حد تک بھوکا رکھ کے سچی بھوک پر کھائے اور بھوک باقی ہونے پر کھانے سے ہاتھ کھینچ لے تو اس سے ہر درد والے مرض میں بفضل خدا یقیناً افاقہ ہوتا ہے۔

پس خلاصہ کلام یہ ہے کہ مریضان قلب کو اس قدرتی علاج سے ضرور استفادہ کرنا چاہئے۔

س: کیا گہری لمبی سانسیں لینے کا عمل صرف امراض قلب میں مفید ہے یا دیگر امراض میں اس کو مفید پایا گیا ہے؟

ج: اسے ہم نے بفضل خدا درد دل کے علاوہ دیگر امراض قلب میں مفید پایا ہے۔ اسی طرح امراض تنفس میں الرجک دمہ یا دمہ قلبی میں بھی مفید پایا ہے۔ تاہم دیگر ہدایات پر عمل کرنے سے جس قدر زیادہ ہدایات پر عمل ہوگا اسی قدر فائدہ بھی زیادہ ہوگا۔ بلکہ ہم تو کہتے ہیں کہ سانس لینے کے عمل کو اگر بطور حفظ ماتقدم تندرست افراد التزام کے ساتھ جاری رکھیں اور آرام طلبی کی زندگی پر جسمانی کسرت کی زندگی کو ترجیح دیں تو بفضل خدا امراض قلب سے بچا جا سکتا ہے۔

س: بند کمروں کا ماحول جس میں آکسیجن کا تناسب بیرونی کھلے ماحول سے خاصا کم ہوتا ہے، میں بکثرت رہا جائے تو کیا اس سے امراض قلب وتنفس میں اضافہ ہوتا ہے؟

ج: جی ہاں! ضرور ہوتا ہے ایسے لوگ جو شیشے والے دروازے لگوا کر انہیں مسلسل بند رکھتے ہیں۔ ان کا فائدہ یہ تو ضرور ہوتا ہے کہ زیبائش کے علاوہ گرد وغبار سے تحفظ رہتا ہے۔ مگر اس کے ساتھ ساتھ آکسیجن کی کمی کے باعث خفیہ و غیر محسوس کارروائی کے ذریعے دل کے عوارض جنم لیتے ہیں۔

اسی طرح سرد ممالک میں ہیٹنگ گیس کا استعمال کیا جاتا ہے جو مضر صحت ہے۔ اگر ایک آدھ کھڑکی کو قدرے کھلا رکھا جائے جس سے تازہ ہوا کا آنا جانا رہے تو اس سے صحت پر اچھے اثرات پڑنے کی توقع ہے۔

بعینہٖ AC کا زیادہ اور مسلسل استعمال تنفس کے اعتبار سے صحت کے لیے نقصان کا باعث ہے۔

س: کیا کارخانوں کی چمنیوں کا دھواں اور اٹھنے والی کیمیائی گیسیں مضر صحت ہیں؟

ج: کارخانوں کی چمنیوں کا دھواں اور اٹھنے والی کیمیائی گیسیں، گٹروں سے خارج ہونے والے گندے بخارات، ٹریفک کی آلودگیاں، سگریٹ کا دھواں سب فضا کو کثیف بناتے ہیں اور عوارض قلب کا باعث بنتے ہیں۔

س: اگر کوئی شخص اپنے مخصوص حالات کی بنا پر گہری اور لمبی سانسیں لینے کیلئے وقت نہ نکال سکے تو اس کا کیا حل ہے؟

ج: ایسا شخص معمول بنا لے کہ مثلاً اپنی جاب کے دوران چلتے پھرتے کرسی پر بیٹھے یہ عمل کرتا رہے یا سونے سے تھوڑی دیر پہلے بیٹھ کر یا لیٹ کر جس طرح بھی آسانی ہو اس عمل کو التزام سے جاری رکھے۔ مگر شرط یہ ہے کہ ماحول صاف ستھرا اور ایسا ہو جہاں تازہ ہوا کا آنا جانا کافی ہو، کثیف ماحول میں یہ عمل کرنے سے بجائے آرام آنے کے تکلیف بڑھ سکتی ہے۔ عمل تنفس کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ انسان کی ناک کی حس اس قدر حساس تیز ہو جاتی ہے کہ خوشبو یا بدبو کا فوراً پتہ دیتی ہے۔ اگر کوئی شخص کثیف ماحول میں یہ فعل سرانجام دے گا تو سخت بیزاری محسوس کرے گا اور اس کے لئے صاف ماحول میں جانا ضروری ہو جائے گا۔

س: اگر کسی مریض قلب کی شرائین میں رکاوٹ ہو تو اسے کیا کرنا چاہیے؟

ج: ماہرین امراض قلب جو مشورہ دیں اس پر عمل کرنا چاہیے اگر وہ انجیو پلاسٹی یا بائی پاس کا مشورہ دیں تو اس پر عمل کیا جائے اور اگر ادویات کا مشورہ دیں تو وہ استعمال میں لائی جائیں۔

☆......☆......☆

مکرم عبدالخالق نیر صاحب

نائیجیریا میں یوم مصلح موعود اور یوم مسیح موعود

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے امسال نائیجیریا کے 45 سرکٹس میں جلسہ یوم مصلح موعود سرکٹ لیول اور جماعتی لیول پر منعقد کئے گئے۔ نئی جماعتوں میں بھی پروگرام بنائے گئے۔ اس موقع کی مناسبت سے پیشگوئی مصلح موعود کو پمفلٹ کی شکل میں انگریزی اور ہاؤسا میں 25 ہزار کی تعداد میں شائع کروا کر تمام جماعتوں میں تقسیم کروایا گیا۔

اسی طرح یوم مسیح موعود کی مناسبت سے ایک پمفلٹ 25 ہزار کی تعداد میں شائع کروا کر جماعتوں میں تقسیم کروایا گیا۔ اس پمفلٹ کا ٹائٹل Promised Messiah and Imam Mahdi تھا۔ جماعت کے 10 ریڈیو سٹیشنز پر جاری ہفتہ وار پروگراموں میں بھی ان جلسوں کا ذکر ہوا اور تقاریر بھی نشر ہوئیں۔ ان پروگراموں کے لئے ہمارے مربیان کرام، معلمین اور داعیان الی اللہ نے بہت محنت سے کام کیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان جلسوں کے بہترین نتائج پیدا فرمائے۔ آمین۔

(الفضل انٹرنیشنل 15 مئی 2015ء)

☆......☆......☆

مکرم محمد کولمبس خان صاحب جرمنی

محترم ناصر احمد ظفر بلوچ صاحب کی یاد میں

مکرم برادرم ناصر احمد صاحب ظفر ابن مکرم محترم مولانا ظفر محمد صاحب ظفر سے پہلی شناسائی وقف جدید انجمن احمدیہ کے دفتر میں ہوئی جب آپ 1967ء میں محبوبی سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقف جدید (خلیفۃ المسیح الرابع) سے ملاقات کے لئے آئے تھے۔ اسی دور میں مکرم مولانا ظفر محمد صاحب ظفر کی صحبت کے نتیجہ میں احمدیت قبول کرنے والے مکرم اکرام الحق صاحب اختر بھی وقف جدید میں ہمارے ہمکار تھے۔ انہوں نے نہایت محبت آمیز انداز میں ان کا تعارف کروایا۔ مکرم مولانا صاحب سے دفتر کے تمام احباب واقف تھے اور ان کی علمی سرگرمیوں کا تذکرہ ہوتا رہتا تھا۔ برادرم مکرم ناصر احمد صاحب ظفر بلوچ کی دفتر میں آمد ورفت میں 1970ء کے بعد کچھ اضافہ ہو گیا۔ آپ معتبر انداز کے ساتھ ساتھ نہایت دھیمی طبیعت رکھتے تھے اور بایں وجہ سیاسی مشاورت میں اچھے معاون تھے۔

جرمنی آنے کے بعد ان کے بیٹے مکرم مبشر احمد صاحب ظفر بلوچ ہمیں ملنے ہمبرگ تشریف لائے اور اپنے پیارے والد کے حوالے سے بڑی الفت کا مظاہرہ کیا۔ اس کے بعد ان کے شہر کیل Kiel میں اکثر آمد ورفت رہی۔ نجی اور جماعتی کاموں کے لئے سینکڑوں بار ملے اور برادرم مکرم ناصر احمد صاحب ظفر کی زیارت ان کے بیٹے کے اخلاص سے پُر چہرہ کو دیکھنے سے ہوتی رہی۔ ایک بار ان کو جرمنی آنے کا موقعہ بھی ملا اور مکرم مبشر احمد ظفر صاحب انہیں مہدی آباد لے کر آئے۔ انہیں یہ جان کر خوشی ہوئی کہ ان کا بیٹا دعوت الی اللہ کے کام میں دل کی گہرائیوں سے خدمت کرتا ہے۔ ان کی بہو اور پوتی پوتے بھی دینی تعلیم پر عمل پیرا اور جماعت کے کاموں میں حسب توفیق حصّہ لے رہے ہیں۔

اپریل 2010ء میں ایک طویل مدت کے بعد خاکسار کو ربوہ حاضر ہونے کا موقعہ ملا تو ان کے دفتر (صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ) میں ان سے شرف ملاقات حاصل ہوا۔ خاکسار کی موجودگی میں ان کے پاس جو معاملات آئے ان کو نہایت پیار سے اور حکمت عملی سے نپٹایا۔ ایک لڑائی جھگڑے کا معاملہ تھا جو بہت شدت اختیار کر چکا تھا لیکن ظفر صاحب نے بڑے اطمینان سے باتیں سنیں اور معاملہ سلجھا دیا۔ اس دوران خاکسار ان کے رویّہ کا ایک طالبعلم کی طرح مطالعہ اور ان کے اندر پرانے بزرگوں والی شفقت اور دلی خیر خواہی کا مشاہدہ کرتا رہا۔

☆......☆......☆

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 119867 میں مظفر اقبال

ولد ملک محمد اقبال قوم ملک پیشہ ملازمتیں عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی ضلع و ملک کراچی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31 اکتوبر 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 5 ہزار روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ مظفر اقبال گواہ شد نمبر 1۔ ڈاکٹر منور احمد جاوید ولد محمد یامین گواہ شد نمبر 2۔ ضاء الحق ولد احتشام الحق

مسل نمبر 119868 میں چوہدری نذیر احمد

ولد چوہدری منظور احمد قوم آرائیں پیشہ کاروبار عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی ضلع و ملک کراچی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم دسمبر 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ مکان 33YRD ۔28 لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 25 ہزار روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ چوہدری نذیر احمد گواہ شد نمبر 1۔ مسعود احمد پرویز ولد چوہدری محمد بوٹا گواہ شد نمبر 2۔ محمد اسد اللہ شیخ ولد شیخ محمد حنیف

مسل نمبر 119869 میں سلمان وحید

ولد عبد الوحید قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی ضلع و ملک کراچی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم نومبر 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ سلمان وحید گواہ شد نمبر 1۔ مسعود احمد پرویز ولد چوہدری محمد بوٹا گواہ شد نمبر 2۔ محمد اسد اللہ شیخ ولد شیخ محمد حنیف

مسل نمبر 119870 میں اسامہ احمد

ولد عبد الوحید قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی ضلع و ملک کراچی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2 نومبر 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ اسامہ احمد گواہ شد نمبر 1۔ عبد الوحید ولد عبد الحمید گواہ شد نمبر 2۔ محمد اسد اللہ ولد شیخ محمد حنیف

مسل نمبر 119871 میں سعد احمد منہاس

ولد خرم خالد منہاس قوم منہاس پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی ضلع و ملک کراچی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28 اکتوبر 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ سعد احمد منہاس گواہ شد نمبر 1۔ خرم خالد منہاس ولد محمد خالد منہاس گواہ شد نمبر 2۔ محمد اسد اللہ شیخ ولد شیخ محمد حنیف

مسل نمبر 119872 میں سلمان احمد

ولد عرفان احمد قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی ضلع و ملک کراچی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17/اکتوبر 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد سلمان احمد گواہ شد نمبر 1۔ مسعود احمد پرویز ولد چوہدری محمد بوٹا گواہ شد نمبر 2۔ محمد اسد اللہ شیخ ولد شیخ محمد حنیف

مسل نمبر 119873 میں زریاب احمد

ولد محمد اسد اللہ شیخ قوم شیخ پیشہ طلب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی ضلع و ملک کراچی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17 اکتوبر 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ زریاب احمد گواہ شد نمبر 1۔ عزیز احمد ولد محمد صدیق گواہ شد نمبر 2۔ محمد اسد اللہ شیخ ولد محمد حنیف

مسل نمبر 119874 میں محمد عظیم

ولد محمد امین قوم سندھو جٹ پیشہ زراعت عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹلی نقو ملہی ضلع و ملک نارووال پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 اپریل 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1 لاکھ روپے سالانہ آمد زراعت ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ محمد عظیم گواہ شد نمبر 1۔ محمد امین ول محمد شریف گواہ شد نمبر 2۔ شاہد محمود ولد محمد اسماعیل

مسل نمبر 119875 میں جمشید احمد

ولد غلام رسول قوم بھٹی پیشہ دکان دار عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اوراضلع و ملک سیالکوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16 جون 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زمین 12 ایکڑ اس وقت مجھے مبلغ 20 ہزار روپے ماہوار بصورت دوکانداری مل رہے ہیں۔ اور مبلغ 10 ہزار روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ جمشید احمد گواہ شد نمبر 1۔ انور محمود ولد حبیب اللہ گواہ شد نمبر 2۔ محمد ادریس ولد محمد انور

مسل نمبر 119876 میں وسیم احمد

ولد غلام رسول قوم بھٹی پیشہ دوکان دار عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اوراضلع و ملک سیالکوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16 جون 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ زمین 12 ایکڑ اس وقت مجھے مبلغ 20 ہزار روپے ماہوار بصورت دوکانداری مل رہے ہیں۔ اور مبلغ 10 ہزار روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ وسیم احمد گواہ شد نمبر 1۔ انور محمود ولد حبیب اللہ گواہ شد نمبر 2۔ محمد ادریس ولد محمد انور

مسل نمبر 119877 میں طیبہ وسیم

ولد وسیم احمد قوم بھٹی پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اوراضلع و ملک سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16 جون 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ طیبہ وسیم گواہ شد نمبر 1۔ انور محمود ولد حبیب اللہ گواہ شد نمبر 2۔ محمد ادریس ولد محمد انور

مسل نمبر 119878 میں غزالہ نوید

بنت طارق نوید قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیالکوٹ چھاؤنی ضلع و ملک سیالکوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28/اگست 2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیور طلائی 0.5 تولہ 20 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ غزالہ نوید گواہ شد نمبر 1۔ طارق نوید ولد طفیل محمد گواہ شد نمبر 2۔ کامران محمود ولد مظفر احمد

مسل نمبر 119879 میں نائلہ نوید

بنت طارق نوید قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیالکوٹ ضلع و ملک سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28 اگست 2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیور طلائی 1.5 تولہ 60 ہزار اس وقت مجھے مبلغ 2 ہزار ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ نائلہ نوید گواہ شد نمبر 1۔ طارق نوید ولد طفیل محمد گواہ شد نمبر 2۔ کامران محمود ولد مظفر احمد

اطلاعات واعلانات

تقریب آمین

۞ مکرم ملک محمد اویس صاحب ننکانہ صاحب تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی روحہ اویس نے خدا کے فضل سے قرآن پاک ناظرہ کا پہلا دور بعمر ساڑھے پانچ سال مکمل کر لیا ہے۔ بچی کو قرآن پاک پڑھانے کی سعادت خاکسار اور بچی کی والدہ مکرمہ ڈاکٹر بشریٰ فاروق صاحبہ کو نصیب ہوئی۔ عزیزہ روحہ اویس مکرم ملک سلیم لطیف صاحب ایڈووکیٹ ننکانہ صاحب کی پوتی اور مکرم قاضی فاروق احمد صاحب سکنہ رسالپور کی نواسی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو دینی ودنیاوی کامیابیاں اور قرآن پاک کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تقریب آمین

۞ مکرم طاہر احمد بشیر صاحب معلم وقف جدید چک 1 ہانس ضلع ملتان تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 15 جولائی 2015ء کو صلہ ندیم بنت مکرم ندیم احمد صاحب گوٹھ غلام محمد ضلع عمر کوٹ نے سات سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا۔ عزیزہ کو قرآن پڑھانے کی سعادت خاکسار کے حصے میں آئی۔ تقریب آمین میں مکرم وقاص احمد نیر صاحب معلم وقف جدید گوٹھ غلام محمد نے بچی سے قرآن کریم سنا اور مکرم اشتیاق احمد صاحب صدر جماعت نے دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو قرآن کریم سے محبت اور اس کی تعلیم سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم وجیہہ اللہ خان صاحب ترکہ مکرم نعیم اللہ خان صاحب)

۞ مکرم وجیہہ اللہ خان صاحب نے درخواست دی ہے کہ خاکسار کے والد مکرم نعیم اللہ خان صاحب ولد مکرم حبیب اللہ خان صاحب وفات پا گئے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 4 بلاک نمبر 25 محلہ دارالرحمت برقبہ 10 مرلہ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ قطعہ خاکسار کے نام منتقل کر دیا جائے دیگر ورثاء کو کوئی اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرمہ تسنیم کوثر صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرمہ عطیہ ملک صاحبہ (بیٹی)
3۔ مکرمہ نبیلہ خان صاحبہ (بیٹی)
4۔ مکرم اسداللہ خان صاحب (بیٹا)
5۔ مکرم وجیہہ اللہ خان صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس (30) یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

نکاح

۞ مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب نائب ناظر دارالضیافت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بھتیجی مکرمہ وردہ شہزادی صاحبہ بنت مکرم ملک حبیب احمد صاحب آف کینیڈا کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم ہف آرتھر کینیڈی میٹھن (Hugh Arthur Kennedy Meighen) ابن مکرم مائیکل میٹھن (Michael Meighen) صاحب آف کینیڈا بعوض پچاس ہزار کینیڈین ڈالر حق مہر پر مورخہ 13/اگست 2015ء کو مکرم عبدالرشید انور صاحب مربی سلسلہ کینیڈا نے کیا۔ دلہن والد کی جانب سے رفقاء حضرت مسیح موعود مکرم شیخ عبدالکریم صاحب اور مکرم ڈاکٹر ظفر حسن صاحب کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے ہر جہت سے بہت ہی بابرکت فرمائے۔ آمین

نکاح

۞ مکرم مجید احمد بشیر صاحب ناظم اعلیٰ مجلس انصاراللہ علاقہ لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم نوید احمد ظفر صاحب مربی سلسلہ کے نکاح کا اعلان مکرمہ درنجم صاحبہ بنت محترم عبدالسلام شاہد صاحب مربی سلسلہ لاہور کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بیت الفضل لندن میں مورخہ 22 جولائی 2015ء کو ایک لاکھ 25 ہزار روپے حق مہر پر فرمایا۔ نوید احمد ظفر صاحب اس وقت ریسرچ سیل میں تخصص کر رہے ہیں۔ اور محترم چوہدری نذیر احمد صاحب سیالکوٹی کے پوتے ہیں جبکہ درنجم صاحبہ محترم عبدالمنان صاحب آئس کریم والے کی پوتی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو ہر لحاظ سے بابرکت بنائے۔ آمین

ولادت

۞ مکرمہ شوکت اسد صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اسد محمود صاحب دارالفتوح شرقی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرے جیٹھ مکرم محمد اکبر فاروقی صاحب اور ان کی اہلیہ مکرمہ شگفتہ اکبر صاحبہ کو خدا تعالیٰ نے دو بیٹوں اور ایک بیٹی کے بعد مورخہ 31 مئی 2015ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت فراز احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم محمد رفیق طارق صاحب کا پوتا اور مکرم صلاح الدین صاحب کا نواسہ ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی صحت والی زندگی عطا فرمائے نیز نیک، صالح، خادم دین اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

بقیہ از صفحہ 2۔ خطبات امام۔ سوال و جواب

نہیں کہ جب آپ نے فرمایا تو آپ کی زندگی کے لئے تھا۔

س: جمعۃ الوداع کے دن کو کس طرح اہم بنایا جا سکتا ہے؟

ج: فرمایا! پس آج کا یہ دن اگر اہم بنانا ہے تو اس لحاظ سے اہم بنانے کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ ہم آج یا کل ایک سال کے لئے رمضان کی عبادت سے تو نکل رہے ہیں لیکن جمعہ کی عبادت سے ایک سال کے لئے نہیں نکل رہے بلکہ اگلے جمعہ بھی اسی طرح ہمارے لئے اہم ہے جس طرح آج کا جمعہ۔ اور جو کمزوریاں اور کمیاں ہمارے اندر ماضی میں تھیں آئندہ کے لئے ان کو دور کرنے کا ہم عہد کرتے ہیں۔ اگر یہ سوچ ہوگی تو ہم جمعہ کو وداع نہیں کر رہے ہوں گے بلکہ اپنی برائیوں اپنی کمزوریوں اپنی کوتاہیوں اور اپنی سستیوں کو وداع کرتے ہوئے ان سے ہمیشہ کیلئے بچنے کیلئے خدا تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی کوشش کر رہے ہوں گے اور رمضان کی برکات سے بھی فائدہ اٹھانا یہی ہے کہ جن نیکیوں کی ہمیں رمضان میں توفیق ملی ہے ان میں اگر اضافہ کرتے ہوئے نہیں تو ان پر کم از کم قائم رہتے ہوئے اگلے رمضان کا ہم استقبال کریں۔

س: حضرت مسیح موعود نے تقویٰ کا پہلا مرحلہ کس بات کو ٹھہرایا؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ”بار بار قرآن شریف کو پڑھو اور تمہیں چاہئے کہ برے کاموں کی تفصیل لکھتے جاؤ (قرآن کریم نے جن کاموں کو برا کہا ہے ان کی تفصیل لکھتے جاؤ) اور پھر خدا تعالیٰ کے فضل اور تائید سے کوشش کرو کہ ان بدیوں سے بچتے رہو یہ تقویٰ کا پہلا مرحلہ ہوگا“۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 656)

برائیوں سے بچنا تقویٰ کا پہلا مرحلہ ہوگا۔ پس رمضان کے دنوں میں ہم نے درس بھی سنے خود بھی قرآن کریم پڑھنے کی کوشش کی اور سمجھنے کی کوشش کی بہت سوں نے ہم میں سے۔ بدیوں کا بھی پتا لگا نیکیوں کا بھی پتا چلا اور ابھی نیکیوں کے کرنے کا مرحلہ تو بعد کی بات ہے آپ فرما رہے ہیں کہ تقویٰ کا پہلا مرحلہ یہ ہے کہ قرآن کریم کی برائیوں کی فہرست بنا کر ان سے بچنے کی کوشش کرو اور یہ برائیوں سے بچنے کی کوشش اور ان سے بچنا انسان کو تقویٰ کے پہلے مرحلے میں لاتا ہے۔

س: جمعہ کے دن قبولیت دعا کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا؟

ج: آنحضرت ﷺ کے ارشاد کے مطابق جمعہ کے دن جس میں قبولیت دعا کی ایک گھڑی ہوتی ہے (آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی بھی آتی ہے جب قبولیت دعا ہے۔)

س: حضور انور نے خطبہ جمعہ کے اختتام پر دعا کی کیا تحریک فرمائی؟

ج: فرمایا! اللہ تعالیٰ مشکلات میں گھرے ہوئے تمام احمدیوں کو بھی ان کی مشکلات سے نکالے اور جو کسی بھی رنگ میں پریشانیوں میں مبتلا ہیں ان کی پریشانیاں ختم ہوں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ سب کو بھی توفیق دے کہ وہ زمانے کے امام کو مان کر دکھوں اور پریشانیوں سے باہر نکلیں۔ ایک دوسرے پر جو ظلم کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان ظلموں سے ان کے ہاتھ روکے اور دین حق اپنی حقیقی شان کے ساتھ ہر ملک سے دنیا پر ظاہر ہو۔

ربوہ میں طلوع وغروب 20۔اگست

طلوع فجر	4:08
طلوع آفتاب	5:34
زوال آفتاب	12:12
غروب آفتاب	6:50

الرحمٰن پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ چوک ربوہ۔ موبائل: 0301-7961600
0321-7961600
پروپرائیٹر: رانا حبیب الرحمٰن فون دفتر: 6214209
Skype id:alrehman209
alrehman209@yahoo.com
alrehman209@hotmail.com

عباس شوز اینڈ کھسہ ہاؤس
لیڈیز، بچگانہ، مردانہ کھسوں کی ورائٹی نیز لیڈیز کولاپوری چپل اور مردانہ پشاوری چپل دستیاب ہے۔
کار کرائے کیلئے دستیاب ہے۔
0332-7075184
اقصیٰ چوک ربوہ: 0334-6202486

طلباء وطالبات کیلئے وین سروس کا آغاز
سرگودھا یونیورسٹی اور سرگودھا میڈیکل کالج کے سٹوڈنٹس کیلئے نئی سروس کا آغاز کیا جا رہا ہے۔ نہایت مناسب کرایہ اور بہتر سروس مہیا کی جائے گی۔
رابطہ: 0314-3226604,0336-6676638

Ph:042-5162622, 5170255, 5176142
Mob:0300-8446142
رابطہ: مظفر محمود
محمود موٹرز
نئی و پرانی گاڑیوں کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
عمار سعید: 0300-4178228
555-A Maulana Shokat Ali Road
Faisal Town, LAHORE.

FR-10